۲۴



M.D Khan Artist Lucknow

تارکا پتہ

کارخانہ

محمد اخان محمد خان تاجر تمباکو و عطر لکھنؤ

عرصہ ۷۵ سال سے اب تک نہایت نیک نامی اور روز افزوں ترقی کے ساتھ

برانچ کلکتہ — جاری ہے۔ — برانچ امین آباد لکھنؤ

توجہ شرائط

(۱) اودھ پنچ ... [illegible]

(۲) قیمت کی ... [illegible]

... [illegible] ...

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

(۶) [illegible]

نوٹ: ... [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

منتخبات اودھ پنچ

جلد اوّل

علم و ادب کے بیش بہا اور فلسفیانہ مضامین کار آمد اور سبق آموز چیدہ چیدہ مضامین ... اودھ پنچ کی تقطیع کے ... صفحات ... قیمت فی جلد ... محصول ڈاک اس کے علاوہ۔

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۳۱ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں ... علم و ادب و ظرافت و سیاست سے ... ہیں ... قیمت فی جلد ... محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

خاص رعایت ۱۹۳۱ء کی جلد خریدنے والے اصحاب کو منتخبات اودھ پنچ جلد اوّل ... مفت نذر کی جائے گی۔

مجلدات سنین ماضیہ

۱۹۳۰ء اور اسکے پیشتر کی بھی چند جلدیں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد ... محصول بذمہ خریدار

جلد ۱۸ — نمبر ۲۵

مضامین عنبر

مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۳۲ء

محبت کے بھوکے

(از فیروز لدھیانوی)

بعض اخباروں کے کالموں میں ضرورت کے اشتہار کالم دلچسپیوں کی پوٹ ہوتے ہیں۔ بیکار اور نوکری کے امیدوار طلبا عمل کے ایام کے ستم سوختہ بنے۔ نفیس کرسی پر بیٹھے سنگ ملائی سے حسن فانی کی ہستی شان کو قائم رکھے۔ سبز [illegible] رومال دوست چھپائے تماری دو افسردگی کے نشان پوڈر کی تہ میں پنہاں کیے۔ چکنے چپڑے چہروں پر شان رعنائی قائم کیے۔ مختلف قسم کی انگیٹھیاں بجائے زلفوں کو پریشان رکھنے ریشمی رومالوں کی چٹکیاں دیے ہوئے [illegible] لائبریری کے کھلنے کے وقت سے دس منٹ پہلے اس انتظار میں وہاں موجود ہوتے ہیں کہ جونہی لائبریرین نے تالا کھولا [illegible] واسطے کو [illegible] امیدوار سب سے پہلے لپک کر کسی انگلش اخبار کے "وانٹڈ" WANTED کالموں پر نظر دوڑائیں۔ [illegible]

جیسے کوئی خوش قسمت نوجوان اس امید میں کامیاب ہو جاتا ہے یعنی تازہ پرچہ کھول کر مصروف مطالعہ ہوتا ہے تو اس کی قماش کے دیگر ارباب حاجت کو یہ استحقاق حاصل ہو جاتا ہے کہ اس کی کرسی کے گرد جمع ہوں اور اس کے شانوں پر ٹھوڑی رکھ کے اسی پرچے کے مطالعہ سے اپنی حاجت رفع کریں۔

ہم بھی اس مناسب موقع کی تاک میں رہتے ہیں کیونکہ ہمیں ان کالموں کا جائزہ لینے کی احتیاج نہیں کیونکہ ہمارے [illegible] کے اختیار ہماری [illegible] مہیا کرنے کے ذمہ دار ہیں وجہ یہ ہے کہ ہماری طبیعت حسن کا قرب پسند کرتی ہے جس طرح تتلیاں [illegible] اور پروانے شمع پر جمع ہونے سے باز نہیں رہ سکتے۔ اسی طرح ہماری طبیعت ان لڑکیوں سے مانوس ہے اسی صورت پرستی کی لت نے ہمیں برسوں کالجوں اور ہوسٹلوں کے چکر [illegible] لیکن تیغ [illegible] سے [illegible] قرب حاصل کرنے کا دوسرا اور ذریعہ جس میں انگشت نمائی اور رسوائی کا خوف نہیں لائبریریوں کے ہال ہیں۔ یہاں آپ آسانی سے کسی ایسے [illegible] کے قریب کرسی کھسکا کر بیٹھ سکتے ہیں۔ [illegible] اور [illegible] یہ روایت ہو کہ

[illegible]
[illegible]

الغرض ہم اسی قسم کی تماشوں کے [illegible] کرنے کے لیے لائبریری میں ایک سابق [illegible] کرسی کے پیچھے کھڑے ایک ہاتھ میز پر رکھے وانٹڈ کالموں کو بہ نظر غور دیکھ رہے تھے۔

ہماری [illegible] صاحبزادے [illegible] کے قریب تھی۔ [illegible] قبل کالموں کے برعکس اب [illegible] سی تھیں اور [illegible] احباب کی [illegible] باعث ان کالموں سے ایک ادنی درجے کی [illegible] رہی تھی۔ جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے کسی دوست کو اسکی محبت کے واقعات میں ایسے ادنی درجے کا [illegible] نہیں کیا اس لیے [illegible] کے مطالعے میں مصروف تھا۔ اتفاقاً میری نظر ایک ایسے اشتہار پر پڑی جس کا ترجمہ یہ ہو سکتا ہے۔

شغل تنہائی

آزاد خیال طالبات [illegible] استانیاں [illegible] [illegible] اقبال جنٹلمین [illegible] احباب کی جستجو میں ہیں۔ [illegible] ہو سکتی ہے [illegible] مطالعہ وغیرہ وغیرہ۔

[illegible] ٹکٹ لگانے پر۔

المشتہر ....

اس اشتہار کا مقصد ظاہر تھا [illegible] محبت کے بھوکوں سے خالی نہیں مندرجہ بالا افراد [illegible] اغراض میں ہر طرح کامیاب ہیں مگر پھر بھی انھیں ایک سچے دوست کی ضرورت ہے۔ اس اشتہار کے مشتہر کو ان کی اس حالت پر ترس آیا ہوگا اس لیے اس مضمون کا اشتہار دے دیا تاکہ ہر مذاق کے احباب اس کے ذریعے سے باہم [illegible] کر سکیں اور دوستی کے رنگ جما سکیں۔ سچے دوست حاصل کرنے کا سب سے موزوں اور آسان ذریعہ مل گیا۔

میں نے اس جنٹلمین کے ہاتھوں سے پورا اخبار [illegible] ہوئے بچے کے ہونٹوں سے دودھ [illegible] ایک طرف جا بیٹھا۔ میں اب تک [illegible] تازہ تصویر اور ریشمی جرابوں کے جوڑے ہاتھ میں لیے پھرنے اور ان طریقوں کے ذریعے [illegible] بیزار ہو چکا تھا۔ [illegible] اور [illegible] شیشیوں [illegible] وفادار [illegible] کی دوستی خریدی نہیں جا سکتی۔ بہتر ہے کہ اس اشتہار کے مضمون پر [illegible] بنا کر کسی ایسے دوست سے شناسائی اور محبت پیدا کی جائے جو مجھے موجودہ مطلبی دوستوں سے مستغنی کر دے۔

نوٹ:- اس اشتہار کا مضمون فرضی یا میری [illegible] کا نتیجہ نہیں۔ دراصل یہ ماہ مارچ کے ایک انگلش اخبار میں موجود ہے۔ اڈیٹر [illegible] اس اخبار کا نام اور تاریخ اشاعت سے مطلع کر دیا گیا ہے لیکن وہ اسے شائع کرنے کے مجاز نہیں۔ —— فیروز لدھیانوی

اس اشتہار میں محبت کے بھوکوں اور دوستی کے حاجت مندوں کی فہرست امیدواران میں پہلا نمبر آزاد خیال طالبات کا ہے۔

مجھے آزاد خیال طالب العلموں کی دوستی کا بہت ناگوار تجربہ ہو چکا ہے [illegible]

بیٹا ہے مگر نہیں مجھے اس ضرب المثل کا اطلاق ہندوؤں پر نہیں ہوتا۔ اگر طلبا اور عورتیں فرض کر لیجئے جائیں تو طالبات کو اپنی بیچ اچھو قرار دیا غیر مناسب ہے۔ البتہ شہری لڑکیوں کا وہ کر سکتے ہیں یعنی کنڈنسڈ ملک۔

خیر مگر اصل بات یہ ہے کہ آزادی کی ہوا کے اس جھونکے نے مجھے پریشان سا کر دیا ہے۔ ہندوستانی لڑکیاں ہندوستان کی مسلمہ شرافت اور تہذیب کے برخلاف اگر دوستوں کی تلاش کریں تو یہ چند باپند مجھے کوئی اس چھپاؤ اور نازو پیار سے ملوں نہیں کر سکتا اور بیچارے خط و کتابت کا شروع کرنے میں مانع ہوگا۔ مجھے تو وہ سادہ ہی ہے۔

فرض کیجیے اس ایجنسی نے میری کسی کالج کی طالبہ سے تعارف کرا دیا۔ فوراً ہی مجھے رنگین اور مزیدار محبت ناموں کے سلسلے واقفیت شروع کرانا ہوگا کیونکہ مجھے اس قسم کی تحریر کی بھی خاصی مشق ہے۔ اگر کچھ کمی ہو تو اس کی مراسلت سے پوری ہو سکتی ہے لیکن

مجھے تو بہر کیف یہ بہت غنیمت ہے کہ اس ہفتہ وار پرچہ کی قدردانی کی طرف سے اگر اس مضمون کا خاطر خواہ جواب ہو تو پھر کیا علاج ہوگا۔

"الائیڈ فرینڈز" آپ کا محبت نامہ موصول ہو بہت دہلی سے آپ کا پرچہ پڑھا ہوا تھا۔ میری بیٹی جمیلہ کو بہت پسند آیا۔ وہ بلاواسطہ آپ سے خط و کتابت کرنے پر مُصر تھی۔ مگر آپ کی دوستی میں کچھ کسی کو شریک کرتے ہوئے مجھے کچھ رقابت سی محسوس ہوئی آپ اس جینٹ کی نصف درجن شیشیاں بھیج دیں۔

بی۔ اے۔ ایف۔ اے کے امتحان سے فراغت پا لی اور بی۔ اے میں داخل ہونے کا ارادہ ہے۔ میرے والد صاحب نے جو رقم کتابوں کے لیے بھیجی تھی مجھے دی تھی میں نے ایک دو ساڑیوں کی خریداری میں صرف کر دی ہے۔ میں اپنی تمام کتابوں کی فہرست بھیجتی ہوں۔ مقامی کتب فروشوں سے سب خرید کر بذریعہ پیڈ یا پارسل ارسال کر دیجئے۔ مگر گزارش ہے

میں اپ کے پیسے کا ایک غلاف کاڑھ رہی ہوں جس پر "میٹھی نیند" کے حروف گلابی ریشم سے کڑھے ہوں گے۔ میں اور گھر آج میرا اس ریکٹ ٹینس میں مقابلہ ہونے گیا ہے۔ امتحان اور اس میچ کی کامیابی کی دعا کریں۔

آپ کی ہونے والی ....

اب فرمائیے کہ میں لڑکیا قارون کی دولت بھی ایسی طالبات کے مطالبات کو پورا کرنے سے قاصر رہے گی اور کیا ایسی جنگی دوستی میں کچھ مزا ہے جب کہ دوست کو سوں دور ہوں۔ مگر ابھی تو میں اُن تمام امیدواروں کا ذکر کر رہا ہوں۔ امیدواروں میں دوسرا نام لیڈی ڈاکٹر دل آرا ہے۔ مگر میں کیا کروں دولت جنابی کی دوستی کا دم بھروں تو کیا نتیجہ پیدا ہوگا۔ میری یہ دانست میں اگر وہ مجھ سے بے تکلف ہوئی تو مجھے ایسی تحریروں کا مطالعہ کرنا پڑے گا۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۔۔۔ ۱۹۳۶ء

بعدالت جناب ۔۔۔ صاحب بہادر ۔۔۔ ضلع گجرات

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

العبد ۔۔۔ دستخط حاکم ۔۔۔

نمبر عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۔۔۔ ۱۹۳۶ء

بعدالت جناب ۔۔۔ صاحب بہادر ۔۔۔

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

دستخط حاکم ۔۔۔

نمبر عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۔۔۔ ۱۹۳۶ء

بعدالت جناب ۔۔۔ صاحب بہادر ۔۔۔

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

دستخط حاکم ۔۔۔

نمبر عدالت

میرے عزیز دوست۔

کل مجھے ایک عجیب کیس ملا۔ ایک عالم دوست کے پیٹ سے عجیب الخلقت بچہ پیدا ہوا جس کے دو سر دو ہاتھ اور چار ٹانگیں تھیں۔ میں نے چار گھنٹے کی کوشش کے بعد وہ بچہ کاٹ کاٹ کر پیٹ سے نکالا۔ اور اب وہ میرے یہاں اسپرٹ کی بوتلوں میں بند ہے مجھے اس کی رگ رگ کا سٹرل امعت ہی اور اب میں غالباً پندرہ روز تک آپ کی ملاقات کو آسکوں گی۔ مگر میری آمد اسی وقت ممکن ہے جب آپ اپنے احباب سے ان کی جلد بیرونی کی فہرست حاصل کرنے کے علاوہ اپنے مدرسہ کی ساری بچیاں مدعو رکھیں تاکہ آپ کی صحبت جو وقت بچ سکے وہ اس مفید کچپ اور مبارک شغل میں صرف ہو۔ جو رفقہ اس طرح حاصل ہو گی وہ میرے لیے اس وجہ سے مفید ہو گی کہ میں آپ کے شہر کے تحفے اور سوغاتیں خرید لوں گی اور آپ کے واسطے ہوں گی کہ آپ مزید زیر باری سے بچیں گے۔ مگر اتنا خیال رہے کہ فہرست بڑے سے دل والی عورتوں کی ہو ورنہ پھر تو ملاقات کی آفت نہیں آپ کے گلے ہی میں ہو گی۔ معمول سے زیادہ اونچے قہقہے تماشہ جیسی ارواح کے مقبرے ہزاروں ہوں گے۔

کیا میں ایک لاوارث بچہ آپ کے واسطے بھی لیتی آؤں؟ جو آپ کی تنہائی کے لمحوں کے لیے خوشگوار مصروفیت کا ذریعہ ہو سکے گا۔

آپ کی مخلص نرس ....

اُستانیاں

میں نے اُستادوں سے کبھی نامہ و پیام نہیں کیا اور ان کی گھر والیوں یعنی اُستانیوں کے سامنے جانے سے بھی کترا تا ہی رہا۔ اگر کبھی قسمت کا مارا اُدھر جا نکلا تو وہ ایک ہوتا تازہ بچہ یعنی طفلِ جی میرے حوالے کرتیں۔ تین پیسے اور وہ مالی دے کر ایک دور دراز منڈی سے گوشت لانے کا حکم صادر کر دیتی تھیں۔ میں سیر کا وزنی بچہ کھاتے ہوئے منڈی جاتا اور گوشت لے کر اسی طرح واپس آنا آسان نہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ میں بچے لانے لانے بھول جاتا تھا اور اس قصور کے عوض اُستاد جی مجھے خوب تختہ مشق بنانے پر مستعد ہو جاتے تھے۔ لیکن یہ اُستانیاں اور تھیں کی ہیں مجھے تجربہ اُستاد کی اُستانیاں۔ مجھے ان پر بھی ترس آتا ہے۔ کم سن بچیوں کی کلاس کو پڑھا رہی ہے۔ یہ گھر واپس آتی ہوں گی تو کسی ہم خیال دوست یا رو موجود ہو تو انھیں ضرور حیران کرتا ہو گا۔ مجھے کسی استانی سے واقفیت حاصل کرنے کی ازحد خواہش ہے۔ خیر ٹھیک ہو۔ مجھے امتحان کے بعد اپنی طالبات کے پرچے دیکھنے پر مجبور نہ کرے۔ یا میرے شہر کے تاریخی مقامات دکھانے کے لیے معصوم بچیوں کا لشکر لے کر میرے غریب خانے پر وارد نہ ہو۔

اس فہرست کے دیگر امیدوار کون سے ہیں۔ بھلا مجھے کیا غرض پڑی ہے کہ کسی ایسے دوست خط و کتابت پر پیسے گنواؤں جو مجھے اپنا مخلص دوست قرار دینے کے بعد مجھ سے مطالبہ کرے کہ اگر آپ کے پاس ٹکٹوں اور دستکاری کے پُرانے اشتہارات جمع ہوں تو مجھے بھیج دیجیے۔ میں آپ کو کوالالمپور اور شیخ پورہ آباد کے ٹکٹ بھیجا کروں گا۔ مذہب یا سیاحت کا شغل بھی نہیں۔ یہاں اگر گردونواح آگرہ کا تاج گنج اور قطب صاحب کی لاٹ کی زیارت بھی نہیں کی۔ ایسے احباب سے دوستی کیا بڑھے گی۔ علاوہ ازیں جاندیدہ اور بسیار گرد دروغ ہے۔ اگر کوئی جھنجھٹ کا سیر کرنا چاہے تو مجھے ان کے تجربات سے کیا کام ہے۔ ہاں ایک فرد مرید سب سے زیادہ جاذبِ توجہ ہے وہ اگر اُستاد کی چال نہ ہو تو امیر ہو گی ہے۔ ایسی داڑھی اس قابل ہی کہ اس سے شناسائی بڑھا کے ان کی خوشنودی حاصل کی جائے۔

مجھے ایک غریب گنواری سے سابقہ پڑ چکا ہے جسے اس کے والدین نے بطور ایک بیوی کے میرے سپرد کیا تھا۔ میری دوستی کا تجربہ حاصل کرنے کی تمنا ہے مگر میں اور سے واسطہ شروع کر دوں تو غالباً یہ جواب آئے گا۔

میرے مخلص دوست۔ آپ کی تحریر سے معلوم ہوا کہ آپ کی عادتیں اور خصلتیں بالکل میرے مرحوم دخنوں خاوند کی سی ہیں۔ وہ حقیقی بی بی کی بڑی رغبت کھاتے تھے۔ میرے خاندان میں بھنے ہوئے ماس ترکیب کہتے ہیں۔ ان کے مرنے سے دو دن پہلے میں نے اپنے ہاتھ سے کے ہوئے قیلے انھیں کھلائے۔ عالم نزع میں ان کے حلق سے قل قل کی آواز آتی تھی۔ مرتے دم تک بجائے نام خدا کے وہی باتیں ان کی زبان پر تھیں۔ قلقی دیتی ہیں، اور گنگھورہ وہ جب بات سے مجھے پکارتے تو قلقل کرتے۔ میں اجازت دیتی ہوں کہ آپ اپنے خطوط میں مجھے قلقل کہہ کر خطاب کیا کریں۔ تاکہ میرے حسرت دیدہ دل میں ان مرحوم کی یاد تازہ ہوتی رہے۔

میرا ارادہ ہے کہ جاپان کو ایک لاکھ روپیہ خرچ جنگ دے کر اس کے عوض میں بانڈ لے لوں اور آپ کو بھی یہی مشورہ دیتی ہوں۔

محکمہ بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ ۲ جولائی ۱۹۳۲ء

بعدالت جناب ... سید محمد صاحب بہادر ... ونگ ... ضلع کیمبل پور مقام ... اور ... آباد
... مقدمہ ... بحکم ...
ضلع کیمبل پور ... ہو گی

بنام

نام ... صاحب
نام ... صاحب ولد ... ساکن ...
پرگنہ ... ونگ ... ضلع کیمبل پور ... مدعا علیہ

ہرگاہ ... نے ... تمام ایک ... بابت ... ہے ... کے ... ہو ... اس عدالت ... ہے ... جب ... کا ... ... ہو ... ...
حوالہ ... مقدمہ ... جواب ... ہے ... ...
بحالت ... مقدمہ کا ... عدالت ... ہے ... بحکم ... ہو ... ...
تاریخ ... مقدمہ ... کو ... ... حاضر ... ...
انفصال ... مقدمہ ... ... تم پر ... ... ہے کہ ...
... ...
... ... ہو ... ...

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکورہ تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ ... غیر حاضری میں ... اور فیصل ہو گا۔
آج بتاریخ ... ماہ ... ۱۹۳۲ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم ... بہادر ...

مہر عدالت

ہو گا اور شوہر اول آپ کی طالب ہو گی۔

میرا خیال ہے کہ ایک پرچہ کے تعارف میں چار صفحہ میں کوئی ہرج نہیں۔ خصوصاً جب کہ اس سے بہن ہونے کی علامت نہ ہو۔ بڑی بوڑھیوں سے سُنا ہے کہ بعض عورتوں کے لئے یہ ناممکن ہوتی ہے۔ ایسی عورت خاوند بدلنے کی عادی ہوتی ہے اور سابقہ آٹھ خاوند کا کر کے مالدار ہو جاتی ہے۔

میں نے مدیر صاحب پیچ پر اعتماد کر کے ان کو اس بحث کا پتہ لگا دیا ہے لیکن میرے اس اخبار کا وہ ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں اور میں پسند کی دعا ہوں میرا منشا تو صرف ان کے تجربے سے فائدہ اٹھانے کا ہے اس مضمون کے مطالعہ کے بعد وہ اسی کے ہمراہ ایک نوٹ شائع کر دیں کہ ان امیدواروں میں سے کون سی والدہ وراثت کے قابل ہے تاکہ ان کی ہدایت کے بموجب عمل کیا جائے۔

مولانا پیچ کی نوٹ بک

پولیٹیکل جنین

مردوں کا اختلاف ہے کہ میاں بیوی جس طرح حسن سیرت سے خالی تھے۔ اسی طرح حسن صورت سے محروم تھے ایک روز کا ذکر ہے کہ ان کے ملاقات محمد رات میں سے کسی خوبصورت کو بیٹا ہوا۔ آپ جانتے ہیں کہ دنیا بھر میں یہ دستور ہے کہ تازہ وارد ہونے والے کے بارے میں چہ میگوئیاں ضرور ہوتی ہیں۔ خصوصاً عورتیں تو دل کے لڑکے بچوں کی توجیہیں بھری کرتی ہیں بیوی بی کو میاں کی نوعیت پر اعتماد تھا اس وجہ سے بول اٹھیں کہ "اے بے خدا کرے ہو یہ بچہ اپنے باپ پر پڑے" میاں نے حاضر جواب فرمایا۔ "بی بی خدا سے دعا کرو کہ باپ ہی پر پڑے ورنہ لوگ اس کی صحیح ولدیت میں شبہ وارد کریں گے اور تیری بھی صورت سے اس کی [illegible] پھر خدا ہی جانے کس کے نام لکھا جائے۔"

ہندوستانی پالیٹکس بھی عجب ہے۔ جو پیدا ہو اگر کبھی باپ کی صورت سے ملتی کی صورت

ہو۔

ایک مرتبہ جو بیٹا ہوا تو ہمارے صاحب کی بیوی وغیرہ نے مرزا صاحب کی انتہائی کوشش سے مگر وہ بیچارے دیکھتے ہی پریشان ہو کے کہنے لگے تو بچے کی شکل آپ کی شکل سے نہیں ملتی۔ دوبارہ کی پیدائش انگلو [illegible] کی شکل بالکل [illegible] اور [illegible] کی رہیں [illegible] ہوئی بلکہ [illegible] بے معمول [illegible] کے لیے گویا [illegible] نہ ہو سکا۔

تیسری مرتبہ لارڈ ریڈنگ نے چاہا کہ بچہ ہو تو بالکل انگریز کی شکل کا ہو لیکن سہ

لے دیا آئینہ کو خاک شد

اب یہ چوتھا دور پیدائش ہے اب تک [illegible] سے [illegible] سرکاری [illegible] اور ولنگڈن اور [illegible] سندھ مسلمانوں کی کانسٹی ٹیوشن [illegible] کتنا چاہیے۔

خوشامدی اور کامرس [illegible] ہندوستانی سیاست [illegible] کر کر [illegible] ہماری [illegible] شکل [illegible] اور [illegible] ہے کہ اگر گورا رنگ ہو تو عمر بھی [illegible] کہلائے گا اگر فیڈرل سسٹم کا منشا ہے کہ سب کی اپنی شکل تھوڑی بہت آئیں ہو۔

عجب نہیں کہ [illegible] جیسے کہتے ہیں جو کا

بچے کے [illegible] میں ابھی خاص دیر ہو گی اسلئے یہ بچہ کس کا [illegible] سوخت نہ ہو گا۔ زمانہ جاہلیت عرب میں ایک طریقہ [illegible] مروج تھا جسے نکاح استبضاع یا حاضنہ کہتے تھے یعنی ایک عورت دس مردوں سے ملاپ کرتی تھی [illegible] اسی وفاقی سسٹم نے [illegible] ہونا"

کی آواز دی تو فوراً رسول وارث بچے کے پلنگ کے ادھر اُدھر کھڑے ہو جاتے تھے۔ اب بچہ کو اختیار تھا کہ جس کا دامن چاہے تھام لے۔ جس کسی کا دامن لے تھا بچہ اسی کا سمجھا جاتا تھا۔

فیڈرل نظام کے قیام عمل میں پہلے یا رسہ گاندھی بھی باوجود زبردہ اتفاق شریک کر لیے گئے تھے مگر وہ بھاگ نکلے۔ اس بھاگ نکلنے کا نتیجہ ان کے حق میں اچھا ہوا یا برا اس کا فیصلہ ہم سے مل گئی آزادوں پر موقوف نہیں ہر شخص خدا کی عنایت سے آنکھوں والا ہے کر سکتا ہے۔

اہل عقل کا خیال ہے کہ اس تقریب میں گاندھی کو پہلے ہی سے شریک نہ کرنا تھا۔ اور اگر شرکت ضروری تھی تو بچے کی پیدائش کے وقت تک انہیں آزاد رکھا ہوتا تاکہ گول میزی زچہ جنتے وقت ان کا دامن تھامنے یا نہ تھامنے میں کامل مختار ہوں۔

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ ۔ رول ۱ ۔ [illegible])

مقدمہ نمبر [illegible] ۱۹۳۶ء

بعدالت [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

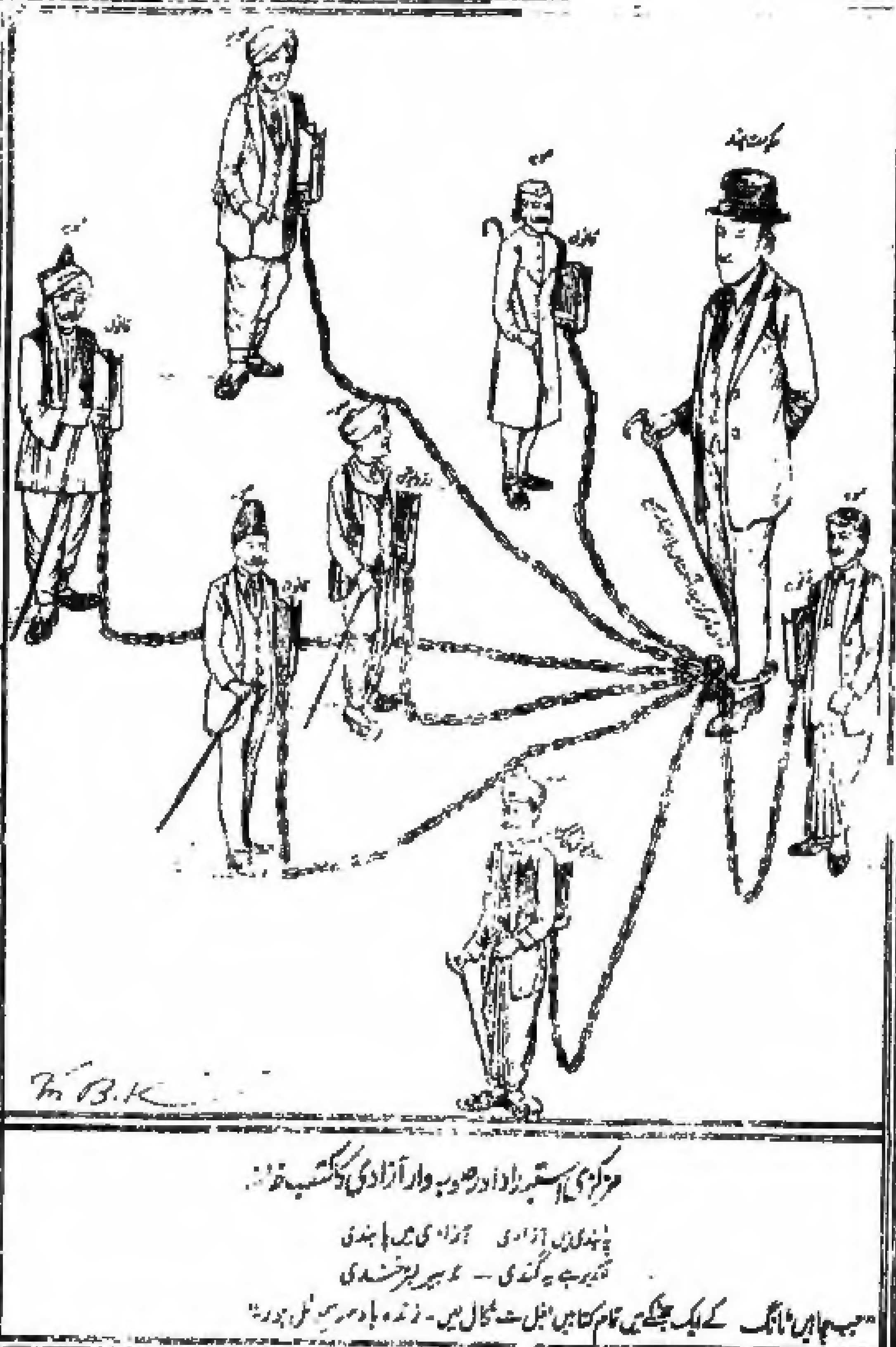
بنام

[illegible]

[illegible] ۱۹۳۶ء [illegible] جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بحروف انگریزی

مہر عدالت



مرکزی استبداد اور صوبہ وار آزادی کی کشمکش

پابندی میں آزادی   آزادی میں پابندی

تدبیر بے گندی — تدبیر خرسندی

"جیسے ہاری ٹانگ کے ایک جھٹکے میں تمام کتابیں بغل سے نکال ہیں۔ زندہ باد مرکزیت"



دیسی صنعت کو بام ارتقا پر پہونچانے والا
عطر سازی کا بیش اور مشہور نام کارخانہ

جاری شدہ ۱۸۷۵ء

بہ سرپرستی حضور نظام (دکن)

فرمائش کی فوری تعمیل ہوتی ہے

خوش معاملگی میں یکتا ہے
تاجروں کے ساتھ حیرت انگیز
رعایت کیجاتی ہے

اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ

تار کا پتہ
حنا لکھنؤ

شاخ۔ قنوج حیدرآباد دکن و دہلی

ٹیلیفون
نمبر ۱۲۴

موجود رکھتے ہیں کہ زہر کو دور رکھیں۔ وہ
کئی سال کے بوڑھے ہیں جب سے ہندو مسلم
جھگڑے دور دورے پہلے ہوئے ہیں جن کے
بعد شروع ہوئے ہیں۔ حکومت کے کاسہ لیس اعلان
کرتے ہیں کہ یہ بچے وہ ہیں کہ کوئی دم میں ان کو
علاج کیا جاتے ہیں۔ کانگریس والے قائل ہیں کہ
یہ ہوتے دور ہیں … کی دعا دیکھو۔
اہل خیر کا بیان ہے کہ کچھ دستوری حالات کا نفاذ
فساد میں حائل ہو چکا۔ سلطنت حق رکھنے کی کوئی
بھی دور دوں کی فریاد آج بلند ہوئی ہے۔ وہ پہلے
دور میں سیاسی تھی کہ گر زیادہ … تو شمار انھیں
کے حصے کی فہرست نہ تھی۔ اور صوبجات آزادی
کی ابھی … کے رحمت جاتے تقسیم ہوتے۔
انتشار صرف اتنی سی بات کا ہے کہ چند سیاسی
وقت … گاندھی شریک نکات ہونے کا
اقرار کریں۔
جواہر لال نہرو کے پنڈت … نمائندگی
سرشت میں داخل ہے۔ … گاندھی کی …
… کس چکے ہیں۔
ایسی حالت میں نہیں کہا جاسکتا کہ یہ قریبا … وہ
جنین مسعود ہوگا یا منحوس آثار جیسے نظر آتے ہیں
تجارت سرخت زراعت پامال صنعت نادار۔
حرکت معطل۔ فسادات جلوہ افروز۔ حکومت …
اڑی ہوئی ہے کہ کچھ ہوا تو ہندوستان کے سر پڑھا
جائے گا چاہے الزام سے گاندھی اور کانگریس
اقرار کریں یا انکار۔ گاندھی اور کانگریس دونوں
اس بات پر جم گئے ہیں کہ جب تک لنڈے میں
ہماری خاص کشتیاں پانی نہ جائیں گی ہم ہرگز
اسے خاندان میں شامل نہ کریں گے۔ دیکھیے
اس کشمکش سے نجات کب ہوتی ہے۔
کیا تعجب کا مقام ہے کہ ہندوستانی اور انگریز
دونوں ایک … خاصیت یعنی … بالکل
سے یکلخت محروم ہوگئے … گندم …
… کا قانون گویا آتی ہی … جل بجنے
کی فکر میں ہے اور گاؤ … دا۔

اگر ہندوستان میں صرف ڈاکٹر اقبال کی ذی مسلم
کانفرنس ہماری والے بیٹے ہوتے تو کچھ دن خوشی کی
بھی کیا ضمنی کانفرنس اغراض کے دستور کی بموجب
ہر ایک کا صحیح منصب قرار پا جاتا اور یہ آگے اشد
آئین کر کے پال لیتے۔ مگر مسلمانوں کا یہ گروہ بہت
چھوٹا سا ہے۔ اکثریت کی تائید سے حاصل نہ ہوگی۔

تنا تنی کا نتیجہ

پہلے تو یہ مشہور تھا کہ حکومت انگلستان آئرلینڈ سے
ناراضی کی غرض بت ہیں۔ اُن کے مصنوعات پر …
ٹیکس عائد کرے گی اور اس طرح دو قسم آئرلینڈ سے
انگلستان کو ترقی دو چار حاصل ہوجائے گی۔ پھر یہ
مشہور ہوا کہ آئرلینڈ نے بھی عزم ارادہ کرلیا ہے
کہ وہ انگلستان کی مصنوعات کو ممنوع قرار دے گا
یعنی اگر آئرلینڈ کی صنعت گراں ہوئی دیگر ممالک
کے مصنوعات کا مقابلہ نہ کرسکے گی تو انگلستان
کے مصنوعات کی صورت آئرلینڈ میں بھی دکھائی
دے گی۔

… آئرلینڈ … بیٹھا …
گھر میں قاتل کی … بیٹھی نہیں …

اس ایٹ کی … اور … کئی … کر
دونوں بیٹھ گئے۔ اور جب انہیں کہ دونوں کے
خوش آیا ہو ملیں اس کو … مسٹر جان بل کے
سر اقدس پر کچھ زیادہ معلوم ہوتا ہے کیا جانے
کہ ۵ جولائی کی آدھی رات ادھر آدھی رات
ادھر جب کہ سوتا سنسار جاگتا …
… شب زندہ دار کا ہنگام تھا ٹیلیفون
کے ذریعے سے مسٹر ڈی ویلرا کو دعوت
دی گئی۔
"آدھے پیارے … میں بھی تمہیں گلے
سے لگانے کا بہت مشتاق ہوں"
وہاں سے جواب آیا۔ "بہت خوب بندہ حاضر
ہوتا ہے"
یہ ایک ایسی تنا تنی تھی جس کا اختتام یقینا
صلح پر ہوگا۔ اگر اس حالت میں کچھ بھی
آئرلینڈ کی بھی بن پڑے تو کوئی بات نہیں۔
آئرلینڈ وہی تو ہے جس نے برسوں انگلستان
کی چولیں ہلا دی تھیں۔ برخلاف اس کے اگر
خانہ … دشمنوں کے کان بہرے جا رہے
انگلستان صاحب عظیم الشان گراں قدر پالیسی
کی پالیسی پر عامل ہوئے تو بہت … کوتاہ
آستینوں کو درازدستی کی جرأت ہوگی۔ یہ دوسری
بات ہے کہ گردن پر ہاتھ رکھ کے نکال کا طول
… کوئی طول سے تعبیر کریں۔

حسین آباد کی تولیت

ہمارے شہر میں شہزادوں اور شاہی اہل خاندان
کا ایک دلچسپ دنگل اس ہفتہ میں ہوا انتخابی
کشتی کے سرگرم۔ کاسہ پرنس ممتاز قدر مرزا
محمد صفدر علی عرف … نواب صاحب کے
… مرزا … والد … نانیہالی
… سے … راست …
… نواب صاحب باعتبار
تعلیم گریجویٹ ہیں۔ باعتبار عادت نیک نام
… انتخاب …
… ستائش ہے۔
نواب رضا علی خاں بھی خاندانی فرد ہیں مگر گریجویٹ
ہیں۔ ہوشیار ہیں۔ وکالت پیشہ ہیں۔ نیک ہیں۔
… دوسرا انتخاب …
اس وقت میں یہ عجب دل لگی ہے کہ پہلے چار
آدمیوں کا انتخاب ووٹ کے ذریعے سے ہوتا ہے
پھر بہ ترتیب چاروں نام حکومت کے سامنے کئے
جاتے ہیں اور حکومت کبھی اول نمبر … کبھی خصوصیت
کے اعتبار سے ایک نام پر صاد … دیتی ہے۔
اول نمبر صاد بنانے کی مثال اس … دی گئی
ہے جو سائل کے دست سوال ہوتے ہی اوس کی
پر … بال ہاتھ میں … کے
رہ جاتے بس اتنے ہی پیسے یار وہ سائل کو

ل جانے تو شکایت ہوتی ہے کہ ایک سال سے امتحان لیا
انہوں نے حسب درخواست مجھ سے انکار کیا گر اتفاق کی
بات ہے نہ خالق نہ راز دار جنت۔ مضمون کے کہا کہ
ہماری قسمت ہی یہ ہے۔ نتیجہ ... کہ حضرت کی
نہیں ... اور ... ہے
... انتخاب ... کے نسل ... رستہ ... کی
کی وہ ... کے بازوں سے آنکھیں بند کر لیں اور ...
ساتھ ... میں سے چار رستوں ... آنکھیں

اب وہی چار رستے ہیں باقی مستور۔
یہ ایک علمیاتی انگارہ ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ
آنکھیں بند کیجئے گال پھلائیے دونوں ہاتھ پھیلائیے
دونوں ہاتھوں کی بیچ کی انگلیاں رفتہ رفتہ باہم
پیوست کیجئے اگر انگلیاں سیدھی آپس میں
مل گئے تو انگارہ بہتر پایا اور اگر ... پر پڑ ...
تو ... نہ ...

بہر حال ہم نواب صاحب کو تہنیت دیتے
ہیں اور امید کرتے ہیں کہ انتخاب کا مرحلہ ان کے
حق میں طے ہو جائے گا ... وہ ... میں
بھی کامیاب ہوں گے ... ساتھ ہی اپنے دوست
محمد نواب صاحب سے اظہار ہمدردی کرتے اور
انگلیوں کے ملنے کے انتظار کا مشورہ دیتے ہیں۔

مطالعہ اور انعام حسن (لطیف)

... سے نکلا ہے یہ وہی شہر ہے
جو ... مرحوم حضرت گوندوی کا مسکن خاص
ہے اور اس اعتبار سے شاعری کا مولد بھی ہے۔
اس ہوں کے گزٹ میں انتخاب غلط کے عنوان سے
ایک مضمون شائع ہوا ہے مضمون میں ذکر ہے کہ
گورنمنٹ ہائی اسکول بارہ بنکی میں جو ایک
مشاعرہ ... اول درجے کا
تمغہ ایک طالب علم ... کو ملا گر
انعام تقسیم کرنے والوں نے یہ نہ دیکھا کہ جگر ان صاحب
نے اشعار ... زاد ... اور کے
... صاحب فرماتے ہیں ؎

دل یا ایک جگر ایک گر داغ ہزاروں
گل کل چمن میں زیادہ ہیں ثمر سے
حضرت شوق بہرائچی مرحوم کے چھپے ہوئے دیوان میں
ہے ؎

ہیں داغ ہزاروں جگر و دل فقط ایک
گل کل چمن میں زیادہ ہیں ثمر کم
جگر ان صاحب ارشاد کرتے ہیں ؎
چھپ کر کبھی ... کو کھلا ... ہیں
اک چاند نکلتا ہے نکلتے ہوئے جب سے
شوق مرحوم ... ہیں ؎
چھپ کر کبھی کیسی چاند کو کھلا ... ہے
اک چاند نکلتا ہے نکلتے ہوئے ...
گزشتہ کے ایک محترم بزرگ نے ہم سے استفسار
کیا ہے کہ اہتمام شاعری میں سے جگر ان صاحب
کے یہ دونوں شعر کس قسم میں داخل ہیں۔ سوال ...
ہے گر جواب سیدھا سا ہے کہ حضرت ایسی صنف
سخن ... کہلاتی ہے۔ اس میں مہارت کا
امتحان ... لوگوں نے بھی دیا اور تا قیام قیامت
اس امتحان میں لوگ کامیاب ہوتے رہیں گے۔
ایک کاتب وحی نے قرآن میں جہاں کہیں ... تھا
تھا اپنا نام لکھ دیا۔ گو یہ حرکت دنیا نے پسند نہ کی
گر ... وہ کامیاب ہو گئے۔
... کے بعد حضرت
... اپنے نام سے پڑھا کرتے تھے ... کی
نے ... جس ... اور ... کی
شاعر صاحب ... صفائی کے ساتھ ارشاد کیا
... اشعار ...
... ہے کہ ... بھی دیا جاتا ہو گا ... ہے
... ہوں ... تھا
... شعر کس کے ہوں۔ یہی ہماری
رائے ہے۔

المنتظر

واقعہ ... کے ... والے ...

جب اس کی ... استفادہ۔ ... اب
اور ... اس ... میں ... بھی ...
ہے ... ہوا ... ہے۔
یہ ارشاد بیکار ہے کہ ... کو ... گے
... شد ... ہے
کہ آپ بھی کرتے
... بھی ... ہو ...
چند ستاروں کو ... ایک ... کے
... ایک ... کو ...
... اور
... کی ...
تصفیہ کریں گے اگر ... ہو ... اس
ملک کا ... کے سامنے ...
نسبت مناسب ہو گا۔
... کا سلسلہ ... نہایت ... کے ...
... کا ... ہو ... ایک ...
... سے ... جانا ...
ہے ... آ جائے گا۔

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے بچ بچ ہوا میں گرو گائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُر دیکھ سمجھا رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصۂ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اس کتاب کے

حصۂ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی سُر مالائیں [illegible]

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں جو راگوں کی سُر مالائیں اس کتاب میں انہوں نے نقل کی گئی ہیں بلکہ اگر آپ [illegible] ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد بہ نہایت صفائی سے ابتدا سے کتاب میں لکھ دیئے گئے اصلی [illegible] راگ کو درست [illegible] ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا [illegible] ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام چلا سکتے ہیں [illegible] مصنف نے [illegible] صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکر اس کتاب کو مرتب کیا ہے حصۂ دوم نہایت [illegible] استادوں کا سرمایۂ ناز اسمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار — المشتہر [illegible]